IMPACT FACTOR 5.473(SJIF)
UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Volume -8 : Issue-1 (February-2022)
ISSN 2455-4375

طنزومزاح نگار شفیقہ فرحت

ڈاکٹرنصرت مینو

طنز کی تلخیوں کے ساتھ مزاح کی چاشنی کی اپنی تحریروں میں آمیزش ایک مشکل فن ہے۔ اس میدان میں خال خالادیب ہی قدم رکھتے ہیں۔ طنزو مزاح کے وسیلے سے حقیقت کو بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔اس دشت کے سیاحوں میں ایک اہم نام شفیقہ فرحت ہے۔ شفیقہ فرحت نے اپنے مضامین میں حقیقت کی عکاسی کی ہے ۔ ہر تحریر اپنے دور کا آئینہ ہوتی ہے۔ شفیقہ فرحت کی تحریریں بھی اپنے دور کی سیاسی ،سماجی ، معاشرتی ، اقتصادی اور تہذیبی قدروں کی ترجمان ہیں۔ طنزو مزاح سے پر ان کے مضامین میں ادبی لطافت کے ساتھ ساتھ معیاری رنگ و آہنگ بھی شامل ہے۔ ان کے مضامین کے عام سے موضوعات بہت خاص ہوتے ہیں۔ جس میں نہ صرف مزاح کا عنصر ہوتا ہے بلکہ طنز بھی حقیقت سے خالی نہیں ہوتا۔ قاری بھی غورو فکر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ان کی تحریریں قاری میں تجسس پیدا کرتی ہیں جس کا اختتام نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔
موقع و محل کے اعتبار سے مختلف شعرا کے اشعار کا استعمال بھی کرتی ہیں۔

شفیقہ فرحت کی ولادت 26 اگست 1931ء کو ناگپور میں ہوئی1951ء میں بی ۔اے کیا ،اردو اور فارسی میں ایم۔اے کرنے کے بعد جرنلزم میں ڈپلوما کورس کیا ۔ غالباََ پہلی ہندوستانی خاتون ہیں جنھوں نے جرنلزم کا کورس کیا۔1955ء میں انھوں نے "کرنیں" کے نام سے ایک رسالہ نکالا۔ اس رسالہ میں رضیہ سجاد ظہیر ، ابن انشا ، نریش کمار شاد ، راجہ مہدی علی خاں ، پرکاش پنڈت ، سلام مچھلی شہری ،وغیرہ کی تخلیقات شائع ہوتی تھیں۔ اس رسالہ میں جن ادیبوں کی تخلیقات شائع ہوتی تھیں انھیں معاوضہ بھی دیا جاتا تھا۔ اس رسالہ کی مالی اعانت شفیقہ فرحت کے والد کے ذمہ تھی۔ مالی نقصان کی وجہ سے اس رسالے کو بند کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں انھوں نے جیوا یونیورسٹی گوالیار سے 1978ء میں "نظیر اکبر آبادی شخص اور شاعری " کے عنوان سے پی۔ایچ ۔ ڈی کی سند حاصل کی۔ 1957ء میں پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ان کا انتخاب بطور لیکچرر بھوپال کے مہارانی لکشمی بائی کالج میں ہوا۔ اس کے بعد حمیدیہ کالج میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں اور یہیں سے رٹائر ہوئیں۔ ان کے مضامین سے ان کے وسیع مطالعہ ،مشاہدہ اور تحقیقی و تنقیدی بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔ انھوں نے ڈرامے افسانے اور تنقیدی مضامین بھی لکھے ۔ لیکن ان کی اصل شناخت طنز ومزاح نگار کی حیثیت سے قائم ہے۔ اس کے علاوہ کئی مضامین اور خاکے ہیں جو شائع نہ ہو سکے ۔ ملاحظہ کیجیے ان کے تعلق سے اردو کے نامور ادیبوں کے خیالات:

"محترمہ صحیح معنوں میں شگفتہ نگار ہیں۔ ان کے طنز میں گہرائی اور مزاح میں شگفتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی تحریروں میں ایسے جملے جا بجا ملتے ہیں جنھیں پڑھ کر احساس ہوتا ہے جیسے پطرس بخاری کی روح ان میں سما گئی ہو۔"

(ماہنامہ شگوفہ۔حیدرآباد،خامہ بگوش،اکتوبر2008ء،صفحہ 25-26)

"ہمیں یاد ہے آپ نے لندن کی ایک ادبی تقریب میں اپنا مضمون "آلو پڑھا تھا جو بہت پسند آیا تھا۔"

(مشتاق احمد یوسفی)

(ٹیڑھا قلم،شفیقہ فرحت،اشاعت۔2003ء،مرکز ادب،بھوپال)

"شفیقہ فرحت کے موضوعات بہت انوکھے اور اچھوتے ہوتے ہیں۔ان کی فکر اور ذہن کی بے باکی ،اسلوب کا تیکھا پن طنزیہ اور مزاحیہ ادب میں ان کی شناخت کو نمایاں کرتا ہے۔"

(اختر سعید خاں)

(ٹیڑھا قلم،شفیقہ فرحت،اشاعت۔2003ء،مرکز ادب،بھوپال)

مضمون "تلاشی " میں حقائق کا انکشاف طنز کے تیر کے ساتھ اس انداز میں کیا ہے کہ قاری سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ واقعات اس طرح بیان کیے ہیں کہ پوری تصویر آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے اور محسوس ہوتا ہے جیسے ہم اس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ عہدے کا غلط استعمال انسان کو ظالم بنا دیتا ہے اور یہ عہدے داراپنے عہدے کے غلط استعمال سے بے قصور شہریوں کو روندنے کے لیے تیار رہتے ہیں اس پر اس مضمون میں روشنی ڈالی گئی ہے۔طنز و مزاح نگار شگفتگی اورلطافت کے پیرائے میں طنز کے نشتر استعمال کرتا ہے۔ نہ صرف اوروں پر بلکہ خود پر طنز کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا اور خود پر طنز کرنے کا حوصلہ ہر کسی میں نہیں ہوتا۔"ہوئے ہم جو لے کے رسوا " ان کی اسی قبیل کی تحریر ہے۔ شگفتگی اور بر جستگی ان کے طنزیہ و مزاحیہ مضامین کا اہم وصف ہے۔ان کا منفرد اسلوب ہی ان کی پہچان ہے۔ان کے مضامین کے مطالعے سے قاری محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

طنز و مزاح نگار کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ سماجی ،سیاسی اور معاشرتی برائیوں کو طنز کے ساتھ لطیف پیرائے میں بیان کرتا ہے ۔ کہیں کہیں طنز غالب آ جاتا ہے۔ شفیقہ فرحت کے ابتدائی مضامین میں شگفتگی اور لطافت کا عنصر غالب ہے ۔ ان میں "روم میٹ " " زندگی یوں ہی گذر ہی جاتی "اور کفایت شعاری" ایسے ہی طنزیہ مضامین ہیں۔ ان کی پر تجسس تحریریں قاری کو گرفت میں لیے رہتی ہیں جب تک مضمون مکمل نہ ہوجائے تجسس قائم رہتا ہے۔ بعد کے طنزیہ و مزاحیہ مضامین میں تلخی زیادہ ہے۔ ظاہرہے عمر کے ساتھ ساتھ تجربات میں اضافہ ہوتا ہے ۔آگہی اور انسانی نفسیات سے واقفیت انسان کی ساری خوش فہمی ختم کر دیتی ہے۔ طنز و مزاح نگار کے لیے زندگی کے یہ تجربے اورمشاہدے اس کی تحریر کو پختہ تر کر دیتے ہیں۔

شفیقہ فرحت اردوطنزومزاح کا ایک اہم نام ہے۔ اردواد ب میں خواتین طنز ومزاح نگاربہت کم نظر آتی ہیں۔ ملاحظہ کیجیے ہاجرہ مسرور کے الفاظ میں:

" میں نے فون پر آپ سے کہا تھا کہ طنزومزاح نگاری خواتین کو زیب نہیں دیتی مگرآپ کی کتاب پڑھ کر اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں اور یہ محسوس کرتی ہوں کہ ابھی آپ کو وہ مقام نہیں ملاجس کی آپ بجاطور پر مستحق ہیں۔"

(ٹیڑھا قلم،شفیقہ فرحت،اشاعت۔2003ء،مرکز ادب،بھوپال)

مجتبیٰ حسین کے الفاظ شفیقہ فرحت کے لیے:

" اردو کی واحد خاتون ہیں جنھوں نے طنزومزاح کو بطور صنف سخن اپنایا اور اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا برسوں سے لکھ رہی ہیں انہیں سب جانتے پہچانتے ہیں۔ان کے بارے میں میری رائے کیااہمیت رکھتی ہے۔"

(ٹیڑھا قلم،شفیقہ فرحت،اشاعت۔2003ء،مرکز ادب،بھوپال)

"طنز کی تلوار سے " آلو"کے ساتھ ساتھ سماج کی ایسی پرتیں اڑاتی ہیں کہ داد نہیں دی جاسکتی

(اقبال مجید)

(ٹیڑھا قلم،شفیقہ فرحت،اشاعت۔2003ء،مرکز ادب،بھوپال)

شفیقہ فرحت کی کتابوں کے انتساب بھی طنز و مزاح سے خالی نہیں چند انتساب ملاحظہ کیجیے:

" ان شریف اور مظلوم ادیبوں اور شاعروں کے نام جو پچھلے دس پندرہ برسوں سے اپنی گراں قدر تصانیف بطورِ قرضِ حسنہ ہماری خدمت میں خلوص اور عقیدت کے ساتھ پیش کرتے رہے ہیں۔اور جو اب ہمیں روپیٹ کے صبر کر چکے ہوں گے کہ یہ اوراق فضول اسی قرض کی ادائیگی کی کوششِ کامیاب ہے۔"

(لو آج ہم بھی، شفیقہ فرحت، مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی۔ بھوپال، سن اشاعت 1981ء، صفحہ۔ 07)

"ان سماجی کریلوں کے نام جو نیم پر چڑھتے ہی جا رہے ہیں"

(نیم چڑھے، شفیقہ فرحت، جیلانی پبلکیشنز۔ بھوپال، اشاعت 2004ء، صفحہ۔ 03)

" ہر اس زندگی کے نام جو سر تا پا رانگ نمبر ہے"

(رانگ نمبر، شفیقہ فرحت، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دھلی، اشاعت۔ 2011ء)

شفیقہ فرحت نے متعدد تصانیف قلمبند کی ہیں جس میں "لو آج ہم بھی" 1981ء ، "رانگ نمبر" 1986ء، "گول مال " 1988ء، "چوں چوں بیگم " 1988ء (بچوں کے لیے)، "ٹیڑھا قلم " 2003ء ، "نیم چڑھے " 2004ء طنز و مزاح پر مبنی مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ تصنیف "چہرے جانے انجانے " 2003ء میں مختلف شخصیات پر خاکے لکھے ہیں۔ علاوہ ازیں انھوں نے بچوں کے لیے کہانیاں بھی لکھی ہیں۔ .

ہوئے ہم جو لے کے رسوا،سیانے چوہے ، بھولیے بھلائیے وعدے ، تعزیت ہماری ، ہدایت نامہ برائے ریسرچ اسکالر ، تیری رفتار دیکھ کر ، زندگی یوں بھی گزر ہی جاتی ، ضروری ہے بھولنا بھی ، بعد سبکدوشی کے ، تلاشی ، حضرت ضمیر ، فریڈم فائٹر ، نیا قطب مینار ، قلم کا سفر ، ہیرا پھیری ، لائن میں ، کفن بھی ہو ریشم کا ، عرش سے فرش تک ، دوا اور دعا ، اِن اور آوٹ ، گھاس اور شاعری ، میری روم میٹ ، ذرا دھوم سے نکلے ، حضرتِ آلو وغیرہ ان کے طنزیہ مضامین ہیں ۔ شفیقہ فرحت نے افسانے بھی لکھے ہیں ۔ پاکستان سے نکلنے والے رسالہ "دوشیزہ " نے ان کے دو افسانوں کو بہترین افسانے کا خطاب دیا۔ "اللہ میگھ دے " اور "آخر شب کے ہم سفر " ان کے بہترین افسانے ہیں۔ "آخر شب کے ہم سفر " یہ افسانہ بھوپال گیس المیہ سے متعلق ہے۔

طنز و مزاح نگار شفیقہ فرحت کا معاملات دنیا کو تخلیقی سطح پر بیان کرنے کا انداز ان کے فہم و فراست کا بین ثبوت ہے۔تنقید کو مزاح اور رمز کے جامہ میں پیش کرنے کے ہنر سے وہ بخوبی واقف ہیں۔ طنزومزاح نگار کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ طنز کو براہ راست پیش نہیں کرتا بلکہ اسے مزاح کے پردے میں چھپا کر پیش کرتا ہے۔ طنزومزاح نگار کے لیے جو سیاسی شعور درکار ہوتا ہے وہ شفیقہ فرحت میں بدرجۂ اتم موجود ہے ۔ سیاسی ، سماجی ، تمدنی غرض یہ کہ زندگی کے ہر پہلو پر ان کی گہری نظر ہے۔حالات کے سبب اگرچہ شفیقہ فرحت کو ان کا صحیح مقام نہیں مل سکا مگران کی طنزیہ اورمزاحیہ تحریریں کسی طور دوسرے مزاح نگاروں سے کم تر نہیں۔ فکاہیہ ادب میں وہ ایک منفرد مقام پر فائز ہیں اور اگر خواتین طنزوشگفتہ نگاروں پر نظر ڈالی جائے تو وہ سب سے آگے نظر آتی ہیں۔

حواشی:

1۔لو آج ہم بھی، شفیقہ فرحت، اشاعت۔ 1981ء، مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی بھوپال

2 ۔رانگ نمبر، شفیقہ فرحت، اشاعت۔ 1986ء، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی

3 - گول مال، شفیقہ فرحت، اشاعت۔1988ء، نئی آواز جامعہ نگر، نئی دہلی

4 - رشید احمد صدیقی شخصیت اور فن، ڈاکٹر سلیمان اطہر جاوید، اشاعت۔1976ء دوسرا اڈیشن، نیشنل بک ڈپو چار کمان، حیدر آباد

5 - ماہنامہ شگوفہ، حیدرآباد، اکتوبر2008ء

6- ٹیڑھا قلم، شفیقہ فرحت، اشاعت – 2003ء، مرکز ادب، بھوپال

7- نیم چڑھے، شفیقہ فرحت، اشاعت2004ء، جیلانی پبلکیشنز، بھوپال

ڈاکٹر نصرت مینو

اسسٹنٹ پروفیسر

شعبۂ اردو

وسنت راؤنائک گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف

آرٹس اینڈ سوشل سائنسیس، ناگپور(مہاراشٹر)

Mobile Number :9503489743

Email Id : nusratshahid49@gmail.com